مولانا عبدالحنان (راولپنڈی)

ہمہ صفت موصوف

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ پر کوئی مضمون لکھے تو کیا لکھے۔ اور لکھے تو کس پہلو پر۔ جدھر نگاہ اٹھتی ہے حیرت دامن پکڑلیتی ہے۔ ہر وصف اور کمال جو شاہ جی میں مبدء فیاض نے ودیعت کیا تھا۔ نگینہ بنا ہوا تھا۔ شاہ جی اپنی ذات اور صفات کے اعتبار سے جو کچھ تھے۔ ایک حقیقت تھے ایک معنون تھے۔ محکی عنہ تھے جو کچھ بھی بیان و تحریر میں آنے کا مجاز ہوگا۔ عنوان ہوگا، حکایت ہوگی۔ شاہ جی ان امور میں حقیقت مجسم ہوں گے معنون ثابت و متحرک ہوں گے۔ واقعی محکی عنہ ہوں گے۔

قوم کو ہزاروں سال اپنے اس دیدہ ور کے کھونے پر رونا پڑے گا۔ مگر بخاری جیسی تمنا کب بر آئے گی۔ واحسرتا واسفا۔ سب سے پہلی مرتبہ شاہ جی کو انجمن خدام الدین کے سالانہ جلسہ پر لاہور شیرانوالہ دروازہ میں دیکھا۔ یہ جلسہ حضرت مولانا احمد علی رحمتہ اللہ علیہ امیر انجمن خدام الدین کی دعوت پر بلایا گیا تھا۔ جس میں اس مقدس دور کے تمام اکابر علماء اور اصاغر فضلاء دیوبند تشریف لائے ہوئے تھے۔ اجتماع کیا تھا چلتے پھرتے، بیٹھتے اٹھتے انوار کا اجتماع تھا۔ اس میں شاہ جی نے ایک برجستہ، پر معنی اور درد انگیز لہجہ میں سابق پنجاب کی خانقاہی، علمی، سیاسی، روحانی کیفیت کا اظہار کیا اور معرکہ کی تقریر فرمائی۔

جید اور جلیل القدر علماء کرام کے سامنے پورے ملک کا نقشہ کھینچ کر رکھ دیا۔ اور ان سے رہنمائی کی استدعا کی۔

تقریر کا یہ عالم تھا کہ یوں معلوم ہوتا تھا جیسے آسمان سے باران رحمت کا نزول ہو رہا ہے۔ زمین گونا گوں اور بوقلموں پھولوں کے گلدستے پیش کر رہی ہے علمائے کرام و محققین قوم اس نڈر و بے باک مقرر کے طرز خطابت و اظہار واقعات سے بے حد متاثر تھے۔ میرے جیسے تو اس بیان جادو اثر پر محو حیرت تھے۔ شاہ جی کی تقریر کی روشنی میں حضرات اکابر نے مختلف عنوانات سے قوم کو زندگی بخش خطاب سے نوازا۔ اس جلسہ میں حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمتہ اللہ علیہ نے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ اور دنیا کی آنکھیں کھل گئیں کہ علماء دیوبند اور یہ مضامین بلند۔ غرض کہ شاہ جی پورے مجمع پر چھائے ہوئے تھے۔ حضرت امیر شریعت نے جہاد پر ایک مبسوط و مفصل تقریر فرمائی۔ جس کے اختتام پر مولانا حبیب الرحمن لودھیانوی نے لوگوں سے اپیل کی کہ اگر شاہ جی کی تقریر سے یہ تاثر صحیح اور سچا ہے۔ تو موت علی الجہاد پر ان کے ہاتھ پر بیعت کرو۔ لوگ والہانہ جذبہ کے ساتھ آگے بڑھے تو شاہ جی نے فرمایا۔ میں اس وقت تک ہرگز کسی کو بیعت نہ کروں گا جب تک خاتم المحدثین بقیتہ السلف و الخلف حضرت مولانا محمد انور شاہ کشمیری مجھے بیعت نہ فرمالیں اور اجازت نہ دیدیں۔ چنانچہ حضرت محدث اعظم رحمتہ اللہ علیہ کھڑے ہوگئے اور شاہ جی کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر فرمایا۔ اگر میں خدا کی طرف سے مجاز ہوں تو ان کو یعنی شاہ جی